کتاب	:	صدائے محبت
مصنف	:	محمد موسیٰ بھٹو
مرتب	:	اشفاق احمد بھٹو
ناشر	:	سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ ۴۰۰-بی لطیف آباد نمبر۵، حیدر آباد سندھ
سالِ اشاعت	:	نومبر۲۰۰۳ء
صفحات	:	۳۹۴
قیمت	:	۱۲۰
تبصرہ نگار	:	محمد سجاد ☆

''صدائے محبت'' جناب حافظ محمد موسیٰ بھٹو صاحب کی فکرِ اسلامی اور دعوتِ اسلامی پر مشتمل خطوط پر مبنی نئی کتاب ہے۔ اس سے پہلے ''پیامِ محبت'' کے نام سے اس طرح کے خطوط پر مشتمل چار سو صفحات کی ایک کتاب شائع ہو چکی ہے، جو سندھ کے اہلِ علم و دانش کے نام حافظ صاحب کے دعوتی و اصلاحی خطوط کا مجموعہ ہے۔ خطوط کے زیرِ نظر مجموعہ میں برصغیر پاک و ہند کی ممتاز علمی شخصیات کے نام موصوف کے خطوط شامل ہیں۔ مکتوب الیہم میں دعوتی، تحریکی، اصلاحی و روحانی فکر کے حامل سبھی شخصیات شامل ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں شامل خطوط کا اصل موضوع فکر اسلامی کے صحیح اہداف، اسلام کو درپیش چیلنج، اسلامی فکر کی پیشکش میں جدید ذہنی سطح سے ہم آہنگی کی ضرورت و اہمیت و افادیت اور دعوتِ اسلامی کے صحیح خطوط جیسے موضوعات شامل ہیں، چونکہ موصوف نے ساری زندگی اسلامی فکر کے مطالعہ اور دعوتی و اصلاحی خدمات میں بسر کی ہے۔ سلف صالحین اور دعاۃ کے فکری سرمایہ سے اخذ و استفادہ کے ساتھ ساتھ جدید فکر کا بھی بھرپور مطالعہ کیا ہے، اس لئے ان کی تحریریں اور خطوط، دعوتی جذبہ، اسلام اور

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فکر اسلامی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

ملتِ اسلامیہ سے ان کے والہانہ محبت، دورِ جدید میں اسلام کی متوازن تعبیر و تشریح، دینی جماعتوں اور اداروں اور شخصیتوں سے ان کی محبت، اصلاح احوال کے لئے ان کے اضطراب، باطنی و روحانی اصلاح کی تڑپ جیسے احساسات و جذبات سے سرشار ہیں۔

زیرِ نظر خطوط کے مجموعہ میں حافظ صاحب کے ۷۹ خطوط شامل کئے گئے ہیں۔ مکتوب الیہم میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مولانا تقی امینی، مولانا وحید الدین خان، میاں طفیل محمد، قاضی حسین احمد، ڈاکٹر اسرار احمد، مولانا خلیل حامدی، حکیم محمد سعید، منصورالزمان صدیقی، اے کے بروہی، جناب خالد۔ ایم اسحٰق، پروفیسر سید محمد سلیم، عبدالکریم عابد، محمد صلاح الدین، مولانا سعید احمد رائے پوری، مولانا زاہد الراشدی، چوہدری غلام جیلانی، اور جاوید الغامدی جیسی معروف شخصیات شامل ہیں۔ مکتوب نگار کے ان خطوط کے جواب میں متعلقہ شخصیات نے جو خطوط لکھے، ان کے مجموعہ پر مشتمل دو کتابیں ''گلدستہ'' اور ''جدید سندھ کے عالم و دانش ور اور ان کا تعارفی خاکہ'' کے نام سے الگ سے شائع ہو چکی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ کے نام حافظ صاحب کے پانچ خطوط ہیں۔ موسیٰ بھٹو صاحب نے مولانا علی میاں کی فکر کو پسند فرمایا ہے اور اپنے کو ان کی فکر کا خوشہ چیں قرار دیا ہے۔ اور یہ تمنا ظاہر کی ہے کہ جس طرح آپ نے سیّد مودودیؒ کے فکر پر ''عصر حاضر میں دین کی تفہیم و تشریح'' میں عمدہ اسلوب و انداز میں نقد کیا ہے۔ اسی طرح مولانا عبیداللہ سندھی کی فکر کے جائزہ پر بھی ایک کتاب لکھی۔(ص ۳۷) زیرِ نظر مجموعہ خطوط میں جماعت اسلامی کے سات کے قریب اکابرین کے نام حافظ صاحب کے خطوط شامل اشاعت ہیں۔ ان میں جماعت اسلامی کے امیر سے لے کر عام کارکن تک شامل ہیں۔ ان سبھی خطوط میں جناب موسیٰ بھٹو صاحب نے اقامت دین کے لئے جماعت کی خدمات کو سراہا ہے۔ مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی کی فکر کے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔ جماعت اسلامی میں نظامِ تربیت کے ضمن میں انفرادی تربیت و تزکیہ پر زور دیا ہے کہ جماعت اپنے تربیتی نظام کو مزید مستحکم کرے اور کم از کم مرکزی سطح پر ایسا اہتمام کیا جائے، جس سے امراء اور کارکنوں کی سحرخیزی اور ذکر و فکر کی عادت مستحکم ہو۔(ص ۷۵) بقول حافظ صاحب۔

> ''اقامت دین کی جس جماعت میں ذکر و فکر کا ماحول پیدا نہ ہوگا اور عبادتی ذوق و شوق کی فضا پیدا نہ ہوگی وہاں ظاہری لحاظ سے دین کے لئے چاہے کتنے ہی معرکے سرانجام دیئے جاتے ہوں، لیکن وہاں باطنی اور داخلی محاذ سرد ہوگا۔ ڈیپریشن، رنجشوں اور تلخیوں کی فضا رہے گی۔ (ص ۱۰۲)

حافظ صاحب نے اقامتِ دین کے لئے جدوجہد کرنے والی تحریکوں میں مشترکہ ایک خامی کی نشاندہی کی ہے کہ ان میں تعلق باللہ اور ذاتی و انفرادی تزکیہ کا اہتمام قدرے کم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تحریکوں کے کارکنوں میں اقامتِ دین کے لئے جدوجہد کرنے کے باوجود، ان میں انفرادی کمزوریاں اور نفسی بیماریاں بہت نمایاں ہیں۔ چنانچہ ایک خط میں لکھتے ہیں:

''اگر جدید اسلامی فکر میں تصوف و احسان کے اجزاء کو پوری طرح شامل کیا جائے تو یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ احیائے اسلام اور فروغِ اسلام کے لئے جدید باصلاحیت افراد کی قوتِ استعداد اور صلاحیت کار میں دسیوں گنا زیادہ اضافہ ہو سکتا ہے اور نفس پرستی کی داخلی قوتوں کے مضمحل ہونے کی وجہ سے جدید اسلامی تحریکوں و تنظیموں، اداروں اور ان کے افراد کے درمیان باہمی رنجش اور دوری ختم ہو کر محبت کی غیرمعمولی فضاء بھی پیدا ہو سکتی ہے'' (ص ۹۵)

ڈاکٹر عرفان الکریم انصاری صاحب کے نام نو خطوط شامل اشاعت ہیں۔ ان خطوط میں حافظ صاحب نے مولانا عبدالماجد دریابادی کے پرچہ ''صدق جدید'' کے اداریوں اور شذرات کو نئے عنوانات کے تحت مرتب کر کے جناب عرفان الکریم انصاری کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ تقریباً سو صفحات پر مشتمل ان خطوط میں ''صدق جدید'' کے اداریوں، شذرات اور تبصروں کا اکثر و بیشتر مواد یکجا ہو گیا ہے۔ جناب خالد-ایم اسحٰق کے نام حافظ صاحب کے خط سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ خواتین کے لئے جدید اعلیٰ تعلیم کو پسند نہیں کرتے، چنانچہ لکھتے ہیں:

''جدید اعلیٰ تعلیم نہ صرف یہ کہ عورت کو مرد کے دائرہ کار میں لاکر بچوں کی تربیت، خاندان کے استحکام اور نسوانی ذمہ داریوں سے فرار اور دوری کا موجب بن رہی ہے بلکہ مرد و عورت کے درمیان مساوات، آزادی کی تحریک کی فروغ پذیری اور شرم و حیاء، عفت و عصمت کے خاتمہ کا بھی سبب بن رہی ہے۔'' (ص: ۱۴۳)

''صدائے محبت'' میں مکتوب نگار کی واقعی محبت، ہمدردی، تڑپ، درد اور اسلام کی صحیح دعوت کے واضح نقوش کا دلآویز مرقع ہے۔ ہر فقرہ اور جملہ میں محبت کی چاشنی ہے۔ اصلاح کی تڑپ ہے۔ صحیح نصب العین کی وضاحت ہے۔ اسلوب دلنشین ہے، بعض پیراگراف میں انسانی نفسیات کی عمدہ عکاسی کی گئی ہے۔ ایک خط میں لکھتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ جب فرد چھوٹے پن کے مراحل سے گزرے بغیر بڑا بن جاتا ہے اور قیادت کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے تو اس کی نفسیات ہزار ہا خرابیوں کا مجموعہ بن جاتی ہے۔ نفسیات کی اس خرابی کی وجہ سے اس کا ادراک بھی صحیح نہیں رہتا''۔ (ص ۸۹)

الغرض پوری کتاب میں دعوت و اصلاح کے کئی پہلوؤں اور اقامت دین کے لئے صحیح منہاج و طریق پر بہت عمدہ گفتگو کی گئی ہے۔